قیمت سالانہ عہ

رجسٹر و نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۶ فروری ۱۹۱۷ء | ۷

گلدستہ اخبار

امریکہ کی آبادی اس وقت ۱۰۲۰۱۷۳۱۲ ہے اور مقبوضات کی آبادی ۱۰۰۰۰۰۰۰ ہے۔

جس دمدار ستارہ کو ہائیڈلبرگ کے پروفیسر وولف نے ۲۷ اپریل ۱۹۱۶ء پر دریافت کیا ہے وہ جون میں نظر آئیگا۔

یہ دمدار ستارہ ۱۳۱ میل فی سیکنڈ یا ۱۱۳۲۰۰۰۰ میل یومیہ چلتا ہے۔

یہ ستارہ صلح کا ستارہ کہلاتا ہے۔ کیا شک اس ستارہ کے نکلتے ہی صلح ہو جائے۔

اس کی کم از کم دوری آفتاب سے زمین کی دوری کا ۱ ۱/۲ ہے۔

۱۹۱۵ء کے پہلے نو ماہ میں ۳۹۶ خودکشی کی وارداتیں ہوئیں۔ مگر ۱۹۱۶ء کے اسی عرصہ میں ممانعت شراب کی وجہ سے وہ تعداد گھٹ کر ۲۸۷ رہ گئی۔

بھوپال کے میجر نواب محمد نصر اللہ خاں نے گورنمنٹ کو ۴۲۱۴۱ من گھاس عطیہ میں دیا ہے۔

ہائی کورٹ نظام کے جج سید حسین بلگرامی بیرسٹرایٹ لا ناگہاں فوت ہو گئے ہیں۔

ایمپیریل وار کانفرنس میں جو ہندوستانی سفیر جانے والے تھے وہ پیر کی شام کو بمبئی سے روانہ ہو گئے ہیں۔

ہماری سرکار انگلستیہ نے ٹرکی سے بہتیری کوششیں کیں کہ وہ امریکن ججوں کو انگریزی اسیران جنگ کا معائنہ کرنے کی اجازت دے۔ مگر افسوس کہ تاحال ناکام رہے۔

ہمبرگ واقع جرمنی کے دو جنگی سامان کے کارخانوں میں آتشزدگی واقعہ ہوئی جس سے دونوں برباد ہو گئے۔ ۲۳۰ ہلاک اور ۳۱۶ مجروح ہوئے۔

رومانیہ میں انگریزی مسلح گاڑیاں دو مرتبہ دریائے سیرتھ کے دہانے کے علاقہ میں آگے بڑھیں اور کامیاب ہوئیں۔

ہاؤس آف کامنز میں مسٹر ہوپ نے کہا کہ قومی ضروریات کے دیگر کاموں اور زراعت میں دشمن کی رعایا کو جو قید ہے کام میں لگایا جا سکتا ہے۔

انگلستان میں عام طور پر یہ رائے ظاہر کیجاتی ہے کہ امریکہ کو لازمی طور پر جنگ میں شریک ہونا پڑیگا۔

ہالینڈ میں امریکہ و جرمنی کے باہمی تعلقات قطع ہونے پر حیرانی چھا گئی ہے۔

نیویارک کی خبر ہے کہ مسٹر روزویلٹ سابق پریذیڈنٹ امریکہ نے اپنے چار بیٹوں کی خدمات جنگ کے لئے پیش کی ہیں۔

لنڈن کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے بحری ہوائی جہازوں نے برگس کی بندرگاہ پہ حملہ کیا۔

حملہ مذکور میں تارپیڈو کشتیوں پر بم گرائے گئے اور گودام و عمارتوں کو آگ لگا دیگئی۔

امریکہ میں قومی حفاظت کی کمیٹی نے اندازہ لگایا ہے کہ فوجی خدمت کے لئے ایک کروڑ ۵ لاکھ امریکن مل سکتے ہیں۔

تار برقیات

ٹرکی میں انگریزی قیدی۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ ہاؤس آف کامنز میں مسٹر ہوپ نے کہا کہ سرکار نے نہایت ہی طاقتور نمائندے ٹرکی کے پاس بھیجے ہیں اور درخواست کی ہے کہ انگریزی قیدیوں کا معائنہ کرنے کے لئے امریکہ کے نمائندوں کو اجازت دیجائے یہ کوششیں ابھی تک تو ناکام رہی ہیں۔ مگر پھر بھی وہ کوششیں جاری رہیں گی۔

بحری سرنگیں دور کرنے کی کوشش

لنڈن ۱۳ فروری ہاؤس آف کامنز میں لاڈ مجاج نے امیر البحری کی جانب سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بحری سرنگوں کے معرکہ میں اگرچہ نئی تجویز پندرہ دن ہی سے جاری ہے تو بھی اب تک بڑی بڑی کامیابیاں ہوئی ہیں بحری سرنگوں کے خلاف جنگ کرنے میں انسانی دانائی کا ہر حیلہ استعمال کیا جاتا ہے اور امیر البحر کو کامل توقع ہے کہ وہ نہ صرف فوجوں کو سامان جنگ اور اشیاء ضروریہ برابر بہم پہنچاتا رہیگا۔ اور اتحادیوں کا ممنون احسان ہی رہیگا۔ بلکہ غیر جانبدار تجارت کے لئے خاص خاص بحری رستے بھی بحری سرنگوں وغیرہ سے آزاد رکھیگا اور اپنی ہی قوم کے لئے بھی اشیاء ضروریہ بہم پہنچاتا رہیگا۔

لارڈ کرزن نے کہا کہ امیر البحر جیلیکو بحری سرنگوں کے خلاف گزشتہ پندرہ دن کے جنگوں سے غیر مطمئن نہیں ہے۔ قبل از جنگ ہمارے جہازوں کے وزن میں ۱۶۰۰۰ ٹن کا اضافہ ہوا اور اُس کی کل تعداد ۱۶۸۵۰۰۰۰ ٹن تھی۔ اور ۳۱ جنوری پر تعداد مذکورہ بالا میں ۵ و ۶ فیصدی کے درمیان کمی واقع ہوئی بحری سرنگوں کے خلاف جنگ کرنے میں نئی نئی تجاویز پیدا اور مستعمل ہو رہی ہیں۔

لارڈ چارلس بیرسفورڈ کہتا ہے کہ جنگ میں ہمارے ۴۰۰۰۰۰۰ ٹن وزن جہاز ضائع ہو گئے مگر اُس کے بجائے ۳۰۰۰۰۰۰ ٹن مہیا کئے گئے۔ فکر اور سوچ کی ذرہ بھی گنجائش نہیں ہے۔ ہم نے اپنا کام محافظہ طور پر عمدہ کر دیا ہے۔ اور اگرچہ زمانہ کی مشکلات کا سامنا ہے۔ تو بھی ہم اس سے بھی عمدہ کام کرینگے بحری سرنگوں کا کام گزشتہ کی بہ نسبت اور اچھی طرح سے ہمارے ہاتھوں میں ہے کیونکہ ہمارے لوگوں کو بحری سرنگوں کی بابت بہت کچھ تجربہ ہو گیا ہے۔ اور نئی نئی تجاویز عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ لارڈ چارلس بیرسفورڈ کہتا ہے کہ پوری امید ہے کہ چھ سات ہفتوں میں بحری سرنگوں کا معرکہ ہمارے ہاتھوں میں آجائے گا۔

جرمنی کی موجودہ حالات

لنڈن ۱۲ فروری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کا کارسپانڈنٹ مقیمی برلن کوپنہیگن میں پہونچ گیا ہے۔ وہ یقین کرتا ہے کہ امریکہ اور جرمن میں جنگ بالضرور ہوگی۔ اور کبھی رک نہیں سکتی۔ اور وہ کہتا ہے کہ جرمنی نے بحری سرنگوں کے کمانڈر کو حکم دیا ہے کہ غیر جانبدار جہازوں خصوصاً امریکہ کے جہازوں کو جہانتک ممکن ہو بغیر اطلاع کے مت ڈوباؤ۔ مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی کہتا ہے کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ جہاں کوئی امریکن جہاز ڈوبا گیا یا غیر جانبدار جہاز پر امریکن سوار ہوں وہاں وہ خطرہ میں پڑ جائیں جرمنی کا یہ منشا نہیں ہے۔ کہ وہ بحری سرنگوں کی پالیسی سے جس کا اعلان اُس نے حال ہی میں کر دیا تھا کسی طرح دست بردار ہو۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ بیرن مسٹر گیرارڈ کی پارٹی کہتی ہے کہ جرمنی میں حالت خراب ہے۔ مگر لوگ بھوکوں نہیں مرتے ہیں۔ اور بحری سرنگوں کے معرکہ کے سبب سے وہ مطمئن اور خاطر جمع ہیں۔ وہ عین آخری وقت تک لڑنے مرنے کے لئے تیار ہیں۔ ڈچ وزیر بخارسٹ سے اتحادیوں کی رعایا اور قیدیوں کے نظر بند ہو جانے کی بابت بہت دلچسپی لے رہا ہے۔ سات سو رعیتی اب برلن میں رہ گئے ہیں

جرمن کی تجویز

لنڈن ۱۳ فروری۔ امریکہ کے ساتھ جنگ نہ کرنے کی غرض سے جرمنی بذریعہ خط وکتابت امریکہ کے ساتھ کی ہے اس کا بھید ایک جرمن نیم سرکاری ٹیلیگرام نے کھول دیا ہے۔ اس کا بیان ہو کہ یہ رپورٹ محض ایجاد ہے لیکن رائٹر کے کارسپانڈنٹ مقیمی واشنگٹن سے جو ایک خبر موصول ہوئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے ایک اعلان کیا ہے کہ برلن پھر جھوٹ بول رہا ہے۔ اس اعلان میں ذکر ہے کہ سینچر کے سہ پہر کو سوئٹزرلینڈ کے وزیر نے زبانی یہ تجویز پیش کی ہے کہ جرمنی خط وکتابت کرنے کو بالکل تیار ہے بشرطیکہ انگلستان کی تجارتی ناکہ بندی میں متعلق دخل نہ دیا جاوے مسٹر لینسنگ نے درخواست کی کہ تجویز تحریری ہونا چاہیئے۔

سوئٹزرلینڈ کے وزیر نے سینچر کی رات کو مفصلہ ذیل مراسلہ پیش کیا۔

جرمن گورنمنٹ نے سوئس گورنمنٹ سے یہ کہنے کی درخواست کی ہے کہ جرمن گورنمنٹ ماضی کی طرح اب بھی امریکہ کیساتھ کھلم کھلا یا خفیہ طور سے خط وکتابت کرنے پر راضی ہو بشرطیکہ انگلستان کی تجارتی ناکہ



ایڈیٹوریل نوٹس

بشارتی مہم کا ہفتہ

ناظرین! جس مبارک بشارتی مہم کے معینہ ہفتہ کی ایک عرصہ سے تحریک ہو رہی تھی اور اسی وقت سے اُس کی انتظاری اور تیاری ہو رہی تھی وہ خدا کے فضل سے بپا ہے۔ اور اُس کی روح پاک کی مدد سے زیر سپہ سالاری ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ۱۵ فروری سے شروع ہو گیا ہے۔ عنقریب تمام ہندوستان میں یہ بشارتی مہم پورے طور پر جاری ہے بیسویں صدی کے کارناموں میں سے یہ روحانی جنگ اپنا خاص مقام اور اہمیت رکھتی ہے۔ خدا کا یہ عجیب انتظام ہے کہ جہاں یورپ میں جرمن نے ملک گیری اور دنیاوی نفع کیلئے جنگ جاری کر رکھی ہے اور جان و مال کا اندھا دھند نقصان کر رہا ہے اور ساری دنیا کو تہ و بالا کر ڈالا ہے۔ اور اس کے مقابل میں ہمارے دول متحدہ بلجیم جیسی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی جنہیں جرمن نے اپنے دست تطاول سے خاک میں ملا دیا ہے۔ بچانے کے لئے اور ساتھ ہی اس کے اپنی حفاظت اور امن و آسائش عامہ از سر نو قائم کرنے کے لئے ہمارے ہردلعزیز۔ نیک نفس۔ خدا پرست۔ امن پسند۔ عدل گستر اور فلاحیت عامہ کے عاشق اعلیٰ حضرت ملک معظم شہنشاہ قیصر ہند جارج پنجم دام اقبالہٗ کے زیر سایہ جرمن کے ساتھ اپنے مال و جان سے جنگ کر رہے ہیں۔ وہاں جسمانی طور پر انہیں کے زیر سایہ اور روحانی اور جسمانی ہر دو طور پر اپنے منجی اور شہنشاہوں کے شہنشاہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے زیر سایہ ہندوستان میں ہندوستانی مسیحیوں کی بڑی بھاری فوج روحانی جنگ میں مشغول ہے۔

ہم امید کرتے ہیں اور خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ اپنے بندوں کو بڑی بھاری امداد اور توفیق عنایت کرے۔ کہ وہ دل اور جان سے اس کام میں مصروف ہو جائیں اور اپنے سپہ سالار کے فرمان کے پورے طور پر ماتحت ہو کر اُس کے وعدہ پر پورا بھروسہ رکھ کر آگے بڑھیں۔ اور اپنی اپنی اچھی لڑائی لڑ کر اپنے دور کو کامل طور پر پورا کریں کاشکہ خدا اپنی برکتوں سے اپنی فوج کے ہر ایک سپاہی کو مالا مال کرے۔ اور روحانی جنگ کے تمام ہتھیاروں سے مسلح ہو کر گناہ۔ دنیا۔ شیطان اور جسم کے ساتھ جنگ کر کے ظفر مند ہو جائیں۔ اور آخرکار اُس تاج کو حاصل کریں جو ہر ایک شہید اور مظفر و منصور سپاہی کے لئے تیار رکھا ہوا ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ یہ مہم نہ صرف مقررہ تاریخ ہی سے شروع ہے۔ بلکہ اکثر مقامات میں اس وقت معینہ سے پہلے ہی شروع ہو گیا ہے۔ اور خاطر خواہ کامیابی بھی نظر آ رہی ہے۔ ہر خاص و عام مسیحی۔ دیسی اور پردیسی ہر دو۔ مرد عورت اور بچے سب چھوٹے اور بڑے۔ بوڑھے اور جوان گویا یک دل اور یک زبان ہو کر اس کام میں مستغرق ہیں جنہوں نے اس کام کو اپنا اور اپنے خداوند مسیح میں ہو کر خدا کا سمجھا ہوا ہے۔ ملازمان مشن اس کو ملازمت کی نظر سے نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ اپنا فرض اور خداوند مسیح کی خاطر کر رہے ہیں۔ اگرچہ انتظامی طور پر اس کام کے متعلق کچھ کچھ قوانین اور ہدایات اور مشورے بھی تیار کئے گئے ہیں۔ اور ہر شخص کو ان پر عملدرآمد کرنے کی ہدایت بھی کی جاتی ہے۔ تو بھی کسی قسم کا کسی پر دباؤ نہیں ہے۔ یہ ساری باتیں کام میں سہولیت اور عمدگی پیدا کرنے کے لئے تیار کی گئی ہیں۔ جو چاہے ان کے مطابق کرے۔ یا اپنے تجربہ اور دانائی کے مطابق۔ بہرحال کام کرنا ہمارا آئیڈیل یا معراج ہے۔ دباؤ سے نہیں نہ مجبوری سے۔ بلکہ خدا اُسی سے خوش ہوتا ہے جو کام خوشمزاجی اور حب دلی سے کرتا ہے۔

متفرق جگہوں میں جو بشارتی مہم کا کام ہو رہا ہے اُس کی اکثر رپورٹیں آپ نورافشاں کے کالموں میں دیکھتے رہے ہیں اور آئندہ دیکھتے رہنے کی توقع ہے۔ جس کے مطالعہ سے تبادلہ خیالات۔ حوصلہ افزائی اور استعانت کی امید پڑتی ہے۔ ہم یہی توقع رکھتے ہیں کہ ناظرین اپنے اپنے کاموں کی رپورٹیں برائے اشاعت ہمارے پاس بھیجتے رہیں گے۔ آپ لوگوں کے لئے نورافشاں کے کالم اس کام کیواسطے وقف ہیں۔ امید ہے کہ ساری رپورٹیں مختصر مگر پرمعنی اور دلچسپ اور حقیقتوں سے پر ہونگی۔

ہند مسیح کے لئے کیسے فتح ہو

کسی کام میں کیوں نہ ہو انسان کا تجربہ بہت بڑی چیز ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے کاموں سے بڑے بڑے کاموں میں بڑی مدد ملتی ہے۔ دیہات میں جس طریق سے کام بشارت کا ہوتا ہے۔ وہ شہر میں بعض اوقات اور بعض صورتوں میں مشکل بلکہ ناممکن سا معلوم پڑتا ہے۔ اور جس کام کی کسی جگہ میں ابتدا نہ ہوئی ہو اُس کو وہاں شروع کرنے میں مشکلات بالضرور پیش آتی ہیں۔ گاؤں میں عموماً یہ ہوتا ہے کہ لوگ بھی ہوتے ہیں اور اپنے ہی گاؤں اور خاندان اور گھروں ہی میں رہتے ہیں۔ مناد ہمیشہ

اُن کی تعلیم اور عبادت کروانے اور دُکھ سُکھ میں شریک ہونے کے لئے اُن کے پاس جاتے ہیں۔ دیہاتی مسیحیوں کا میل ملاپ اور کُل برتاؤ اپنی ہی قوم والوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ اُن کو تعلیم دی جاتی ہے۔ کہ جو باتیں مسیحی مذہب اور تہذیب و اخلاق کے خلاف ہوں اُن سے پرہیز اور گریز کرو جو کچھ کام تم اپنی معاش اور اوقات بسری کے لئے کرتے ہو۔ وہی کرو۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ شہری مسیحی دیہاتی مسیحیوں کے ساتھ اکل و شرب میں شریک نہیں ہوتے۔ باہمی بیاہ شادی بہت ہی کم ہوتی ہے تو وجہ اس کی صرف یہی ہوتی ہے کہ موخر الذکر مسیحی اپنے کھانے پینے اور دیگر برتاؤ میں بسبب بہت غریب اور غیر مہذب ہونے کے اوّل الذکر مسیحیوں کے مقابل میں بہت گری ہوئی حالت میں ہوتے ہیں سو دیہاتی مسیحی بھی اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں اور اُس کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ مگر جب وہی لوگ دینی و دنیوی تعلیم پا کر شہری مسیحیوں کے برابر ہو جاتے ہیں تو پھر مجلسی امور میں تمام امتیازات مٹ جاتے ہیں اور عنقریب خفیف سا فرق رہ جاتا ہے جو غیر کسی نزدیکی وقت میں امید ہے بالکل زائل ہو جاویگا۔ اب اگر یہی طریقہ دیہات کا شہروں میں بھی استعمال کیا جائے۔ یعنی مسلمانوں کو جو قائل ہو کر مسیح پر ایمان لانے کو تیار ہوں اور زبان سے اقرار کریں تو اُسی وقت انہیں بپتسمہ دینا ضرور ہے کچھ لازمی امر نہیں کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور گھروں کو چھوڑ کر مشن احاطوں میں آ بیٹھیں اور پھر طرح طرح کے جھمیلوں میں پڑ جانے کے خطروں میں ہوں کیونکہ خدا کی بادشاہت کھانے پینے پر نہیں۔ بلکہ راستبازی اور میل ملاپ اور اُس خوشی پر موقوف ہے جو روح القدس کی طرف سے ہوتی ہے۔ (رومیوں ۱۴: ۱۷) اور کھانا ہمیں خدا سے نہیں ملائیگا۔ اگر نہ کھائیں تو ہمارا کچھ نقصان نہیں اور کھائیں تو کچھ نفع نہیں۔" (۱ کرنتھیوں ۸: ۸) اگر کسی بھائی کی بیوی بے ایمان ہو اور اُس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو تو وہ اُس کو نہ چھوڑے۔ اور جس عورت کا شوہر بے ایمان ہو اور اُس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو تو وہ شوہر کو نہ چھوڑے۔ کیونکہ جو شوہر بے ایمان ہے وہ بیوی کے سبب سے پاک ٹھہرتا ہے اور جو بیوی بے ایمان ہے وہ مسیحی شوہر کے باعث پاک ٹھہرتی ہے۔ ورنہ تمہارے فرزند ناپاک ہوتے لیکن مرد جو بے ایمان ہو اگر وہ علیحدہ ہو تو علیحدہ ہونے دو۔ ایسی حالت میں کوئی بھائی یا بہن پابند نہیں۔ اور خدا نے ہم کو میل ملاپ کے لئے بُلایا ہے۔" (۱ کرنتھیوں ۷: ۱۲ سے ۱۵ تک) نیز دیکھو اسی باب کی ۲۴ آیت تک اور غور سے دیکھو۔

آئی۔ ایس۔ ایس۔ یو کا یتیمی بچوں کا فنڈ

پادری سی آر۔ ہیرجز صاحب۔ جنرل سکرٹری انڈیا سنڈے سکول یونین۔ جبلپور سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یتیم کے بچوں کے لئے آئی۔ ایس۔ ایس۔ یو کے فنڈ کا چندہ ۷۴۹۰ روپیہ تک پہنچ گیا ہے۔ اور ساتھ ہی یاد دلاتے ہیں کہ یہ فنڈ اُن صاحبان کے لئے ۲۸ فروری تک کھلا رہیگا جنہوں نے اپنا اپنا چندہ یا عطیات تاحال اس فنڈ میں نہیں بھیجا۔

آئی۔ ایس۔ ایس۔ یو۔ آل انڈیا سکرپچر امتحان بابت ۱۹۱۷ء

امسال اس امتحان کی سکیم کو اور زیادہ ترقی دی گئی ہے۔ اور اس امتحان میں داخلہ کی فیس گزشتہ سال کی بہ نسبت غالباً نصف کم کر دیجائے گی۔ امتحان ۲۱ جولائی۔ ۱۵ ستمبر ۱۷ نومبر میں سے کسی ایک تاریخ پر ہو سکتا ہے۔ کل حالات آئی۔ ایس۔ ایس۔ یو جرنل بابت ماہ مارچ میں شائع ہوں گے۔ جو صاحبان مفصل حالات دریافت کرنا چاہتے ہیں وہ سوازی ارکے ٹکٹ جنرل سکرٹری آئی۔ ایس۔ ایس۔ یو جبلپور کے پاس بھیج کر دریافت کر سکتے ہیں۔

جبلپور میں طاعون

انڈین آرمی وار ہسپتال جبلپور سے مسٹر جے۔ بی۔ ایل تحریر فرماتے ہیں کہ چند سو مدت سے جبلپور شہر اور صدر میں اس زور کا پلیگ پھیلا ہے کہ شہر کی حالت مخدوش ہو گئی ہے۔ صدر میں بھی چند وارداتیں طاعون کی ظہور میں آئی ہیں۔ ان میں سے بعض مشتبہ تھے۔ ان دنوں شہر میں بیس پچیس طاعون زدہ کا شمار بتایا جاتا ہے۔ صدر میں بعض اوقات ایکا دو۔ تا بخیال حفظ ما تقدم گھر چھوڑ چھوڑ کر میدانوں میں جھونپڑیاں بنا رہے ہیں۔ تعلیم یافتہ اور شائستہ لوگوں کے زیادہ شمار نے ٹیکہ طاعون لگوا لیا ہے۔ جو درحقیقت عمدہ علاج ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص روز نصف تولہ افیون کھاتا ہو۔ اگر اتفاق سے ایک تولہ لگ جاتے تو وہ بیہوش تو ضرور ہو جائیگا مگر مرے گا نہیں۔ اسی طرح اگر ٹیکہ لگا ہو تو اوّل تو پلیگ ہو گی نہیں۔ اور اگر ہو بھی گئی تو اس کا زور مدھم ہوگا۔ امید ہے کہ ناظرین اس پر غور کرینگے۔ اس لئے کہ آج تک پلیگ کا مجرب علاج ایجاد ہی نہیں ہوا ہے۔ خدا کرے کہ اس کا مجرب علاج بہت جلد دریافت ہو جائے۔

جماعت احمدیہ

یہی صاحب فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی درست کہ ان دنوں ان

مسلمانوں کے نئے فرقہ نے ہندوستان اور
دور دراز ملکوں میں بلکہ ولایت (انگلستان) تک اپنے
طریق کی اشاعت میں کوشش ہے۔ اخبار و رسالے
شائع کر رہے ہیں۔ قرآن کا انگریزی ترجمہ بھی ہو رہا ہے جو
نمونتاً میرے پاس بھی بھیجا گیا ہے۔ ان اخباروں میں
سے دو اخبار ایک ریویو آف ریلیجنز اور دوسرا اخبار
صادق کے نام سے موسوم اور جاری ہے۔ اول الذکر
میں ادیان و مذاہب کا ذکر تو کبھی شاذ و نادر ہی ہوتا ہے
پر سارے کالم مسیحی مذہب سے مخاطب ہوا کرتے
ہیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس الصادق نے بھی شکست
مسیحی مذہب پر ہی لگائی ہوئی ہے۔ بلکہ وہ لکھتے ہیں
کہ ’’احمدی بھائیو! اگر تم امداد کرو تو ہم محض مسلمانوں پر
اکتفا کر کے اخبار عیسائیوں کے نام جاری کردیں‘‘
اس اخبار میں مسیحی عقاید پر بحث۔ علاوہ ازیں تثلیث
کی تردید میں کالم کے کالم بھرے رہتے ہیں۔ اس طول
طویل مضمون کے خیال سے مسیحی صاحبان یہ خیال نہ
کریں کہ وہ کوئی لاجواب سوالات ہیں۔ اس لئے
کہ اکثر ہوتا ہے کہ مٹھی بھر بھوسے میں گیہوں کے
دو ہی دانے ہوں۔ مگر جب مسیحی خاموش رہیں اور
اپنے یا غیر کے اخباروں میں کچھ نہ لکھیں تو عوام پر
کیا اثر ہوگا۔ صادق کے ایڈیٹر مفتی محمد صادق صاحب
ہیں۔ آپکو انگریزی و فارسی و عربی کے علاوہ عبرانی میں
بھی دخل ہے۔ مزید براں مسیحی کلیسیائی تواریخ سے
بھی واقف ہیں۔ اگر مسیحی احباب ان کے اخبار منگواتے
ہیں تو ان کے مضامین کے جوابات لکھنے کی
کوشش کیا کریں۔ اور اگر نہ منگواتے ہوں تو
تبادلہ میں یا قیمتاً منگوا کر دیکھیں علاوہ بریں ان
کے رسائل بھی۔ اس لئے کہ ہمیشہ نئی نئی باتیں اور
نئے خیالات اور نئے طرز۔ نئی باتوں اور نئے جوابوں
کے محتاج جو خواستگار ہوا کرتے ہیں۔

ہاں۔ اگر کوئی صاحب ان کے اعتراضات
کے جوابات ہمارے پاس لکھ کر بھیجا کرینگے تو
ہم ان کو اپنے اخبار میں ضرور شائع کر دیا کرینگے۔ مگر یہ
ایک بات کا ضرور خیال رکھیں۔ جواب مختصر اور معقول ہو
الزامی جواب اشد نہ ہوں۔ اور اگر احیاناً ہوں بھی تو تہذیب
سے گرے ہوئے نہ ہوں۔ ایسے جوابات بعض اوقات
اچھے ہوتے ہیں جن میں یہ بتایا جاتا ہے کہ جس بات پر
معترض اعتراض کرتا ہے۔ وہی بات اس کے
اپنے مذہب میں موجود ہے۔ اگرچہ دوسرے پیرائے
اور الفاظ میں۔

نارتھ انڈیا کانفرنس

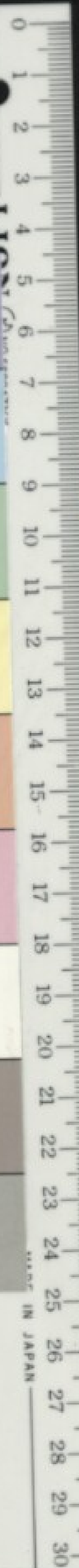
جو امسال ۳ سے ۹ جنوری تک
شاہجہانپور میں فراہم ہوتی رہی اس کی رپورٹ
۱۹۱۷ء کی مختصر کیفیت بذریعہ اخبار کوکب ہند لکھنؤ
مورخہ ۱۲ جنوری کے پرچے میں ہماری نظروں سے
گذری۔ مگر جہاں اور باتوں میں کامیابی اور ترقی کو دیکھ کر
مسرت ہوئی وہاں اس کے متعلق مسیحی لڑکوں اور
لڑکیوں کی تعلیمی حالت میں کمی اور ناکامی دیکھ کر
دل افسوس کے ساتھ افسردہ ہوگیا۔ اور جو جو خیالات
دل میں گذرے ان کے بیان کا یارا نہیں ہے۔ رپورٹ
یہ ہے۔

کلیسیا کے نفر کار کا شمار ۸۴۰۷۶ (۱۹۱۵ میں
۸۱۶۳۵) بپتسموں کا شمار ۵۵۱۱ (۱۹۱۵ میں ۵۰۹۵)
سلف سپورٹ کے لئے امسال ۱۹۸۴۶ روپیہ
وصول ہوئے۔ جس حال کہ ۱۹۱۵ میں ۱۵۵۷۵ روپیہ
وصول ہوئے۔ کارگذاروں میں تقریباً ۴ کی کمی ہوئی
چار مشن ہیں جو نارتھ انڈیا کانفرنس میں ہے۔
۲۸۸۰۱۱۷ روپیہ کی جائیداد پائی جاتی ہے۔ لڑکوں
کے اردو یا ہندی مدرسوں میں ۲۷ کی کمی۔ اور
لڑکیوں کے مدرسوں میں ۲۶ کی ترقی ہوئی۔ طلباء
کے شمار کا حال یہ ہے لڑکوں کے شمار میں ۱۴۰ کی
کمی لیکن لڑکیوں کے شمار میں ۴۳ کی ترقی ہوئی۔
انگریزی مدرسوں کا شمار جو لڑکوں کے لئے ہیں ۱۳
ہے۔ لیکن لڑکیوں کے لئے ۱۱ مدرسے ہیں۔ ان مدرسوں
میں مسیحی لڑکوں کا شمار ۱۰۴۷ ہے جس حال کہ مسیحی
لڑکیوں کا شمار ۱۵۸۵ ہے یعنی لڑکوں کے شمار
سے دگنے سے زیادہ۔ والدین اور مشن مدرسوں کے
منتظموں کی توجہ اس امر کی طرف ہونا چاہیئے کہ اگر یہی حال
اور کچھ سال کے اور رہے بند ہو جائیں تو معلوم کتنی اور
زیادہ کمی اس میں ہو جائیگی۔ اگر لڑکیاں تعلیم میں
آگے بڑھ جائیں تو لڑکوں کا کیا حال ہوگا؟ کیا مناسب
ہے کہ تعلیم کے معاملہ میں لڑکے پیچھے رہ جائیں؟
کیا اس میں بالکل لڑکوں ہی کا قصور ہے؟

ایڈیٹر صاحب کوکب ہند نے جن چند
الفاظ میں اظہار افسوس کیا ہے۔ وہ بالکل بجا ہے
اس میں مسیحی قوم کی بربادی کے بہت سے آثار پائے
جاتے ہیں۔ یہی حالت عنقریب پنجاب میں بھی ہو
ہندوستان کے مسیحی اس مصری پالیسی کے
گڑھے میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ کہ اگر بیٹا ہو تو
اسے ہلاک کرو اور اگر بیٹی ہو تو اسے جینے دو۔ والدینو
ذرا جاگو۔

پنجاب یونیورسٹی کا آنیوالا وائس چانسلر

یہ خبر کسی سے مخفی نہیں ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے
لائق اور نہایت مفید وائس چانسلر ڈاکٹر یوینگ
صاحب رخصت پر اپنے وطن مالوف کو جانے
والے ہیں۔ ان کی جگہ خالی ہونے والی ہے۔
اسلامی نقطۂ خیال سے لکھنؤ کے اسلامی اخبار



ہمدرد نے تجویز پیش کی تھی کہ آنریبل جسٹس شاہدین صاحب کو اس معزز عہدہ سے پر مامور کیا جائے۔ لاہور کے ایک اسلامی اخبار نے اسلامی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر محمد اقبال بیرسٹرایٹ لا کو اس عہدہ کے لئے پیش کیا ہے مگر اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ نے اس معزز اور ذمہ وار عہدہ کا اعزاز مسٹر مینارڈ فنانشل کمشنر صاحب پنجاب کو عطا فرمایا ہے۔ جو اگرچہ ہندوستانیوں کے دلی دوست اور سچے ہمدرد ہیں۔ مگر آپ ہندوستانی نہیں ہیں۔

امریکہ کا تعلق ہماری سرکار سے

بڑے مسرت کا مقام ہے کہ جرمن کے جور و ستم سے تنگ آکر آخر امریکہ بھی ہماری سرکار کے ساتھ مل گیا۔ اور ہر طرح سے دول متحدہ کو مدد دینے کا اس نے اقرار کر لیا ہے۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ مسٹر ولسن کی اس روش کے خلاف جرمن امریکن بالضرور آواز بلند کرینگے۔ اور مسٹر ولسن کو بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ امریکہ میں جرمن آبادی بہت ہے۔ مگر یہ صرف ایسے لوگوں کا وہم و گمان ہی ہے جس کی بنیاد کچھ بھی نہیں برعکس اس کے حال ہی کی خبر ہے کہ ۲۸ ریاستوں کے نمائندوں نے جو ۳۰ لاکھ جرمن امریکنوں کے نمائندہ ہیں یونائیٹڈ سٹیٹس کی وفاداری کا اقرار مسٹر ولسن کے حق پر صاد۔ اور جنگ کے موقعہ پر جرمن امریکنوں کی پلٹن تیار کرنیکا وعدہ کر لیا ہے۔ ۱۹ ہوائی جہازوں کے کارخانوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ گورنمنٹ کے واسطے ہر مہینے ۲۰۰ ہوائی جہاز تیار کیا کرینگے۔ اُن کے کارخانوں کی نیشنل ایسوسی ایشن نے اپنے ایک معینہ عرصہ کی آمدنی جس کی قیمت ۱ کروڑ پونڈ ہے۔ گورنمنٹ کے حوالے کر دی ہے۔ امریکن بنکوں میں سے جرمن سرمایہ نکال لیا گیا ہے۔ اور ارجنٹینا میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ چین نے پوری پوری غیر جانبداری کا اعلان کر دیا ہے۔ برلن میں یہ بھی اعلان ہو چکا ہے کہ کاونٹ بیرن سٹارف ۱۴ فروری کو نیویارک سے روانہ ہو جائیگا۔ یہ جرمن سفیر ہے جو امریکہ میں تھا۔ اور امریکن سفیر مسٹر گیرارڈ چند دنوں ہی میں برلن سے روانہ ہو جائینگے۔ ان کے ساتھ ہی پرائیویٹ امریکنوں اور امریکن اخبارات کے کارسپانڈنٹوں کی تعداد بھی برلن سے چلی آئیگی۔ مگر شکاگو ٹریبیون۔ شکاگو ڈیلی نیوز۔ نیویارک ورلڈ۔ اور ہیرسٹ اخبارات جرمنی میں رہنا چاہتے ہیں۔ چار ہزار سات سو آسٹریوں اور جرمنوں نے نیویارک (واقعہ امریکہ) میں امریکن شہری ہونے کے حقوق کی درخواست کی ہے۔

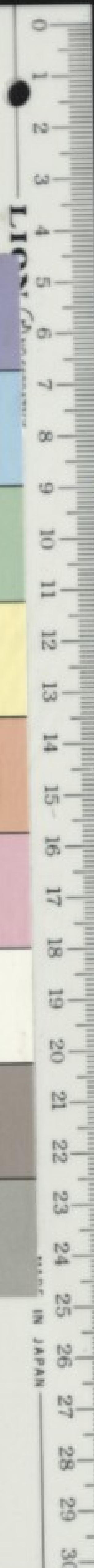
امریکہ بھی جنگ میں شریک ہونے کے قریب ہے۔

مسٹر لینسنگ نے واشنگٹن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم جنگ کرنے کے بہت قریب ہیں۔ مگر پھر بھی اُمید ہے کہ اس ہیبت ناک بلا سے بچ جائیں۔ گورنمنٹ کی یہ خواہش اور کوشش ہے کہ ہم تمام دنیا کے ساتھ صلح رکھیں۔ اگر یہ عزت کے ساتھ ہو سکے۔

ایک پیغام میں جو ابراہیم لنکن کے سالگرہ کے موقعہ پر نیویارک ٹائمز کو بھیجا گیا۔ مسٹر لائڈ جارج یوں کہتا ہے کہ ہم اس نہایت ہی تازہ ثبوت کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ اہل امریکہ اس بات کو محسوس کر رہے ہیں۔ کہ وہ (امریکن) ایسی ہی لڑائی کر رہے ہیں جیسی کہ ۱۸۶۱ء میں لنکن نے کی تھی۔ ہم ۱۹۱۴ء کے اگست میں صرف یہ محسوس کر رہے تھے کہ جو شیطین جرمنی کی قسمتوں پر حکمران ہے۔ وہ یا تو یورپ کی آزادی کو برباد کر دیگی یا یورپ کے لوگ جنگ کی اعلیٰ ترین قربانیوں سے اُس کے مقاصد کو شکست کر دے گی۔ اتحاد اور آزادی کی بہبود خطرہ میں ہے۔ آزادی کا کوئی بھی رفع داد ایسے جنگ میں نہیں ہو سکتا یہ ایسا آغاز ہے جسکا فیصلہ صرف فتح ہی سے ہو سکتا ہے۔

چونکہ جرمنی نے ریاستہائے متحدہ کو جنگ پر مجبور کر دیا ہے۔ اس لئے معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ولسن کانگرس میں پھر تشریف لے جائینگے۔ وہ اعلان جنگ کی درخواست تو نہیں کرینگے مگر وہ اپنے حال ہی کے ایڈریس کی لفظ بلفظ پیروی کرینگے جو انہوں نے سینیٹ کے روبرو دیا تھا۔ اور وہ اختیار اُس سے طلب کریں گے جو امریکن جہازوں اور باشندوں کی محافظت کے لئے ضروری ذرائع متصور ہوں۔ چونکہ تجاویز کی تفصیل پر ابھی تک بحث مباحثہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہے کہ جہازوں کو مسلح کرنے اور اُن کی روانگی پر غور کیا جا رہا ہے۔

بزم اردو لاہور کے اہتمام میں لالہ گنیش سین جی ایم اے پرنسپل لا کالج برکت علی محمڈن ہال میں ۱۲ فروری ۱۹۱۷ء کی شام کو ساڑھے چھ بجے "انڈین ڈرامہ" کے مضمون پر ایک دلچسپ لیکچر دینگے۔ اس قابل ذکر لٹریری جلسہ کی صدارت آنریبل پنڈت شیو نرائن جی شمیم ایڈووکیٹ چیف کورٹ پنجاب فرمادینگے۔



نبی اور شفیع میں فرق

اگر مسلمانوں سے پوچھا جائے کہ محمد صاحب نبی تھے یا شفیع تو جواب میں وہ کہیں گے کہ ہاں حضرت نبی تھے اور شفیع بھی۔ پھر اگر دریافت کیا جائے حضرت نے کونسی نبوت کی یا حضرت کی نسبت سابق انبیا میں سے کس نے پیشینگوئی کی۔ اور شفیع کس اعتبار سے کہتے ہو شفاعت کس طرح منسوب ہوسکتی ہے تو وہ ضرور کچھ نہ کچھ جواب دیں گے۔ ناظرین اس پر غور کر سکتے ہیں۔ یا جن صاحبان نے ان کے جوابات سُنے ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں۔ یا سمجھتے ہیں۔ ملحوظ خاطر ہے کہ نبی راہ بتلاتا ہے مگر شفیع راہ بناتا ہے جو نبی ہے یہ لازمی نہیں کہ شفیع بھی ہو پر جو شفیع ہے وہ نبی بھی ضرور ہوگا۔ خداوند یسوع مسیح محض نبی نہیں بلکہ وہ شفیع بھی ہے۔ نبی ہے اس طور پر کہ انبیا سابق نے اُس کی نسبت صاف طور پر پیشینگوئیاں کیں جو خداوند میں پوری ہوئیں۔ پھر خداوند کی تعلیم انبیاء سلف کی تعلیم کی تطبیق و تکمیل کنندہ ہے۔ نیز آپ کی زندگی بے نظیر اور لاثانی اور ہر بُرائی سے مبّرا اور منزا تھی۔

شفیع ہے۔ اس لئے کہ گنہگاروں کی نجات کے لئے اپنی جان دی۔ اُن کا قرض ادا کیا۔ حقاوقت پورا کیا۔ اور آئندہ گناہوں سے احتراز اور اجتناب کرنے اور بچنے کے لئے عارضی قوت بخشی۔ اور کفایت شعاری اور واجبات کی ایسی تعلیم دی اور ایسا نمونہ بتلایا کہ پھر ہم مقروض نہ ہوں۔ کیا کسی اور شخص نے بنی آدم کی ایسی خدمت کی یا یہ دعوے کیا کہ میرا فدیہ و قربانی تمہاری نجات کا باعث ہے؟ ہرگز نہیں۔ مگر لوگ بعض شخصوں کی مصیبت و تکالیف کا خاکہ بنا کر اُس پر تمام دنیا کی نجات کی عمارت بنانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ مگر بغور دیکھا جائے تو بنیاد ہی کمزور نظر آتی ہے مسیح یسوع کے دکھ کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ کون اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ کون انسان اسکو کماحقہ سمجھ سکتا ہے بادی النظر میں ایک شخص کی سخت تکلیف و مصیبت و جانکندنی و جانثاری و خود انکاری سُنکر ہماری توجہ اُس کی طرف تھوڑی دیر کے لئے مبذول ہوجاتی ہے۔ پر جب صلیب کا منظر نظر آتا ہے تو ہماری توجہ ایسی زائل ہوجاتی ہے جیسے چھپّر ہوا کے سامنے

علاوہ ازیں بطور مثال ہم دیکھتے ہیں کہ ایک چیز مرتی ہے پر اُس سے اور بہت سی چیزیں پیدا ہوتی ہیں بیج مرتے ہیں درخت اُگتے ہیں۔ ندی کا پانی سوکھتا ہو بہتوں کی پیاس بجھتی ہے۔ ماں کا خون بچہ چوستا ہو ماں کی طاقت گھٹتی ہے۔ بچہ مضبوط ہوتا ہے۔ ایک محنت و مشقت شاق کھینچ کر روزی کماتا ہے دوسرا آرام سے بیٹھ کر کھاتا ہے۔ ایک مرتبہ موقع جنگ میں سپاہیوں کا ایک گروہ کسی قلعہ کے قریب آکر رک گیا۔ دیوار پر برچھی تانی لگی ہوئی تھیں۔ اس لئے اُس پر چڑھنے میں ہر ایک کو چھد جانے کا اندیشہ ہوا اُن میں سے ایک دلاور بہادر۔ اور پُرجوش سپاہی نے کہا آگے بڑھو میں برچھیوں پر لیٹ جاتا ہوں۔ اور تم سب میری پیٹھ پر سے گزر جاؤ۔ ورنہ قلعہ کے باہر رہے تو دھاوا آرہا ہے سب کے سب مارے جاؤگے میں مرتا تو مرتا پر تم سب بچ جاؤگے۔ یہ کہتے ہی وہ اُن تیز برچھیوں پر گرا اور اپنی پیٹھ اپنے ہمراہیوں کے لئے گزرگاہ بنادی۔ اور سب کے سب اُس کی لاش پر سے گزر کر قلعہ کے اندر چلے گئے۔ یوں ایک کی موت بہتوں کی نجات کا باعث ہوئی۔ اسی طرح **خداوند یسوع** کی بے نظیر لاثانی بیش بہا موت اُن کے لئے نجات کا سبب ہے جو اُس کی فوج میں داخل ہوکر اُس کو اپنا دروازہ اور راہ سمجھ کر اُس پر چلتے ہیں۔ وہ قلعہ میں محفوظ رہتے اور دشمنوں کے حملوں سے بچتے ہیں

ج۔ بی۔ ایل انڈین آرمی ہسپتال جبلپور۔

گاؤں کے مسیحیوں میں مسیحیت

ضلع سہارنپور کے قصبہ امبیٹہ میں بڑے دن کی شام کو جب ہم مشن خانہ ان عبادت کر رہے تھے۔ دو لڑکے عمر ۱۲ برس کے بادستک دیئے اندر داخل ہوکر کہنے لگے جلسہ میں چلو۔ ہم نے مسیح کے پیدا ہونے کے دن کی خوشی میں جلسہ کیا ہے۔ غریبوں کے محلہ کے مرکزی گھر اور اس کے چاروں طرف خوب صفائی۔ رنگ برنگ کاغذوں کے بنے ہوئے پھول اور بیلیں اور گھر اور راستہ ہر دو جانب چراغوں قندیلوں اور شیشوں سے سجا اور درخشاں۔ اوپر اور نیچے منور۔ بچوں کو گاتے اور بڑوں کو ہنستے دیکھکر حیرت اور خوشی نے ہم پر اثر ڈالا۔ پھر تو شیو مسیح اور اُس کی بیوی سُندری جو گانے میں ماہر ہیں ضبط نہ ہو سکے گیت۔ غزل یا بھجن وہ مکر سارنگی اور ڈھولک کیساتھ گاتے عجیب حرکت اور تصویر کا رنگ جاتے تھے۔ پون گھنٹے بعد چاء کا دیگ دو آدمیوں سے لایا گیا۔ دعا دینے کے بعد چاء جس قرینہ سے تقسیم ہوئی پورے میل و یگانگت اور اخوت کو ظاہر کرتی تھی۔ حقیقت میں یارہ ولدکر پا مرحوم مسیحی کا بڑا دن تھا۔ جس نے دو تین روپیہ اور وقت اور محنت کا صرف کرنا اپنے مسیحی ایمان کے ثبوت میں غنیمت سمجھا۔ دو گھنٹہ کی عبادت کے بعد جب ایک چاء کا دیگ اور باجرے کی ٹکیاں رامہ مسیحی چودھری نے جماعت میں رکھوایا تو بچوں اور

بڑوں نے بار بار بولا۔ یوں یسوع مسیح کی جے۔ ۲۴ دسمبر سنت کی عبادت میں ان غریبوں نے مظلوم مسیحیوں کی مدد کے لئے ڈیڑھ روپیہ چندہ دیا۔ بڑے دن کے ایام میں مسیحی شلافیوں کی نذر بھی اُن کی ہمت اور خوشی کو ثابت کرتی ہے۔ بوچا آدھ سیر چڑے اور اُس کی بیوی سیر تجے تل اور سیر آٹا سنندل۔ ۳ سیر دودھ سیر تل اور آٹا۔ منگت سیر تل اور آٹا چاول نکالے آئے۔ یہ چیزیں کیوں لائے ہو؟ بڑے دن کی خوشی میں ہمارے پادری صاحب آجکل غریب ہیں۔ اُن کے بچوں کے لئے لائے ہیں۔ تاکہ بڑے دن کی خوشی میں لڈو بنائے جائیں۔

راقم۔ جان ستیھو مسیحی مدرس۔

اصل راز

ناظرین! ذرا اصل بات پر غور کریں۔

"راستباز کی دعا سے بہت کچھ ہو سکتا ہے"۔ (یعقوب ۵: ۱۶) جوان اپنی راہ کس طرح صاف رکھے؟ اُس پر خوب نظر کرنے سے تیرے کلام کے مطابق (زبور ۱۱۹: ۹) جن باتوں کی کمی ہماری کلیسیا میں ہی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ "کلام کا باقاعدہ مطالعہ اور دعا کی زندگی"۔ یہ الفاظ آنریبل کے سی بنرجی نے کلکتہ مشنری کانفرنس کے سامنے اپنے درس "دیسی کلیسیا در عہد ملکہ وکٹوریہ" میں استعمال کئے۔

"اگر ایک مرتبہ ہماری دیسی کلیسیا دعا کرنے والی کلیسیا بن جائے تو ہندوستان جلد فتح ہو جائے"۔ ایک مشنری صاحب کا قول۔ "دعا بیداری کے اسباب کے سلسلے میں ایک ضروری بند ہے جس طرح کہ راستگوئی ایک بند ہے۔ بعضوں کو منادی کرنے اور درس دینے اور رسالے تقسیم کرنے کے بعد کام کے اچھے نتائج کی عدم موجودگی پر حیران ہونا پڑا۔ لیکن ایسے لوگ اسباب کو بھول جاتے ہیں کہ راستی بغیر خدا کی روح کی مدد کے بالکل بے تاثیر ٹھہرتی ہے۔ اور خدا کی روح بغیر دعا کے میسر نہیں ہوتی"۔ فنی صاحب کا قول؟

پیارے ناظرین۔ مضمون کے مغز کو ہرگز نظر انداز نہ ہونے دیجئے۔ بائبل کے مطالعہ کے لئے دعا ایک ضروری شرط ہے۔ اور یہ دونوں باتیں انجیل کے پھیلانے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

مسیح کو ایک دعا مانگنے والے اور بائبل کا مطالعہ کرنے والے کی صورت میں دیکھو۔

مسیح کا پاک نوشتوں کو ماننا اور اُن کا علم اور استعمال اس پر قوی دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ اُن کو بخوبی سمجھتا تھا۔ اور اچھی طرح مطالعہ کیا کرتا تھا۔ یہ بات اُن کے بارے میں جو کہ اپنے آپ کو پست کر کے ہر بات میں انسان کے مشابہ بنا سوائے گناہ کے۔ بالکل برحق ہے۔ کہ وہ خدا کے ساتھ ایک تھا۔ اُس کی حیرت انگیز زندگی کا بھید مرقس رسول نے ایسے پیرایہ میں بیان کیا جو کہ ہمارے منشا کے بالکل حسب حال ہے۔ دوسری انجیل میں مسیح کی چستی اور کام کرنے کی خصلت پر زور دیا گیا ہے۔ مرقس بیان کرتا ہے کہ وہ کام میں اس قدر مصروف رہتا تھا کہ روٹی کھانے تک فرصت نہیں ملتی تھی۔ اور اُس کے دوست اُس کو بعض اوقات دیوانہ خیال کرنے لگ جاتے تھے اور اُس کی محنت بے سود نہیں جاتی تھی ہمیشہ پھل لاتی تھی۔ لوگ اُس کے کئے ہوئے کام کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتے تھے۔ آجکل کے کارندے کے کام کے نتائج اور مسیح کے کام نتائج میں جو تفاوت پایا جاتا ہے اُس کا سبب معلوم کرنا مشکل نہیں۔ مسیح اس حکم پر کاربند رہتا تھا "ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں دعا اور منت کرتے رہو۔ (افسی ۶: ۱۸) اُس نے اپنی زندگی کا بھید ان الفاظ میں اپنے شاگردوں پر ظاہر کر دیا"۔ خدا پر ایمان رکھو"۔ "یہ قسم دعا کے بغیر نہیں نکلتی"۔ "میں خدا کی روح کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں"۔ خدمت کے تین سالوں سے پہلے اُس کی زندگی کے تیس برس دعا اور بائبل کی تلاوت میں صرف ہوئے۔ اور یہ دعائیہ الفاظ اُس کی زندگی کے دستور العمل تھے "مجھے اپنی راہ دکھا میں تیری راستی میں چلونگا۔ اے میرے خدا میں تیری مرضی پوری کرنے آیا ہوں"۔

اُن تین سالوں میں جو طاقت اُس سے ظاہر ہوئی۔ وہ روح میں دعا مانگتے رہنے کا نتیجہ تھا۔ خدمت کے تینوں سالوں میں ہمیشہ مسیح کی عادت تھی کہ پوشیدہ کوٹھری میں جا کر اپنے باپ سے دعا مانگے۔ مرقس کی انجیل "گوشہ نشینی کی انجیل" بھی کہلائی جا سکتی ہے۔ گیارہ مختلف مواقع کا ذکر پایا جاتا ہے۔ جب کہ مسیح علیحدگی میں اپنے خدا سے ہمکلام جس جگہ مسیح کے کسی فتح پانے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اُس کے ساتھ دعا اور علیحدگی کا تذکرہ بھی پایا جاتا ہے۔ اُس سخت کاروبار کے دن کے بعد جو کہ کفرنحوم میں گویا دوسرے مسیح علی الصبح ایک پہاڑ پر گیا۔ اور وہاں دعا مانگی۔ بھیڑ کو سیر کرنے کے بعد اُس نے پہلے پہلے اپنے شاگردوں کو روانہ کیا اور پھر بھیڑ کو رخصت کر کے پہاڑ پر دعا مانگنے گیا۔ پہاڑ پر اُس کی صورت تبدیل ہو گئی۔ اور بعد اُس کے وہ وہ کام کرنے اترا جو اُس کے شاگرد دعا کی





عدم موجودگی کے باعث نہ کر سکے۔ اپنی موت سے پہلے وہ باغ میں دعا کرنے کے لئے گیا۔ ناظرین کو پھر یاد دہے کہ ہم اصل بھید کو پہونچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اے سونیوالے جاگ

ہنری مارٹن صاحب نے اپنے دفتر کی کھڑکی پر ہیرے سے چند یونانی الفاظ کندہ کر رکھے تھے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے اے سونیوالے جاگ۔ یہ یونانی الفاظ مارٹن صاحب کے لئے خدا کی طرف سے ایک حکم کے طور پر تھے تاکہ وہ اُس کو اُس نیم خوابی سے ہمیشہ جگاتے رہیں۔ جس میں دیندار سے دیندار بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مارٹن صاحب کو اس آواز کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کیا ہم کو اس کی کم ضرورت ہے؟ مارٹن صاحب نے ہندوستان میں پہونچنے کے چند دنوں بعد یہ الفاظ لکھے۔ جو بات مجھے حیرت میں ڈالتی ہے وہ یہ ہے کہ میرے خیالات میں ایک بڑی بھاری تبدیلی واقعہ ہو گئی ہے۔ جب میں انگلستان میں تھا تو دل میں ایک عجیب قسم کی خوشی اس امید سے ہوتی تھی کہ ہمارے آس پاس کے غیر مسیحی مسیح تک آتے جاتے ہیں اور عنقریب سب کے سب اُس جھنڈے تلے آجائینگے۔ لیکن یہاں ہندوستان میں ایک ایسی حالت ہے کہ لوگوں کا مسیح کو قبول کرنا ایک امر غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ اور حوصلہ قائم رکھنے کے لئے ایک سچے ایمان کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

اور جب وہ اس ۳۰ اپریل ۱۸۰۷ء میں صاحب موصوف سرہنپور پہنچے تو انہوں نے اپنے روزنامچہ میں ذیل کے الفاظ درج کئے۔ چاندنی رات میں ٹہلتا تھا۔ اور روشن کی حالت پر غور کرتا تھا۔ پہلے پہل میں اس کی گری ہوئی حالت سے بہت رنجیدہ خاطر ہوا۔ اور نا امیدی و امنگیر ہوئی لیکن خدا نے عجیب طور سے میری مدد کی کہ میں اس پر بھروسہ رکھوں۔ اور آگے بڑھ کے پھر لکھتے ہیں۔ بارہا میں نے اس ملک کے باشندوں کے لئے رو رو کے دعا کی۔ تاکہ خدا اُن کو جگاوے۔ اور اُن پر ظاہر کرے کہ اُن کی روحیں کیسے خطرے میں پڑی ہوئی ہیں۔

ہم مارٹن صاحب کی اس خواہش سے جو اُس نے ظاہر کی بخوبی واقف ہیں "مجھے خدا کے لئے جل جانے دو"۔ اور وہ واقعی خدا کے لئے جلگیا لیکن یاد رہے کہ کوئی خدا کے لئے جل نہیں سکتا۔ جب تک کہ وہ درحقیقت جلنا شروع نہ ہو جائے مارٹن صاحب کے بدن کو کس چیز نے شعلہ زن کر دیا؟ کس چیز نے اُس کو جلتے رکھا؟ وہ حکم جو کہ اُس کی کھڑکی پر کندہ تھا۔ اس کی اُس نے آخر تک تعمیل کی۔ وہ جلا اس لئے کہ اُن ذرائع کو کام میں لایا۔ جو خدا کے مقرر کردہ تھے۔ اُس نے اُس شعلے کو دعا اور بائبل کے مطالعہ کی مدد سے روشن رکھا۔ اس بیابان میں جہاں کہ روٹی اور پانی نہیں وہ اس من سے جو کہ آسمان سے اترتا تھا اور اُس پانی سے جو چٹان سے نکلتا تھا سیر ہوتا تھا۔ دعا مانگنے اور بائبل کا مطالعہ کرنے سے کلام اور روح القدس کی مدد سے اُس کی زندگی کی اصلاح روز بروز ہوتی تھی۔ اُس کی روح اُس خدا کی روح کے ساتھ وابستہ ہو گئی تھی جو کہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا اپنے لوگوں کا انتظار کر رہا ہے۔ اور یہی سبب تھا کہ وہ اس نا امیدی کی حالت میں کبھی نا امید نہیں ہوا۔ بلکہ خدا کی مدد سے اُس کی امید ہر دم تازہ رہتی پیارے ناظرین! اس کے نتائج بڑے ضروری ہیں یہاں ایک دفعہ ملتمس ہوتا ہوں کہ مضمون کے اصل مطلب کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ خدا اپنے بندوں کو غیر اقوام کی نسبت زیادہ بلند آواز سے بلا رہا ہے۔ اور یہ بات اُن کی سہل پسندی پر چلنے والی عادت کے عین مطابق ہے۔ وہ ترستا ہے کہ ہم کو زیادہ قوی امید اور راسخ ایمان اور زیادہ دیرپا محبت عنایت کرے۔ اور اس طرح ہندوستان پر اپنی برکتوں کی بارش نازل کرے۔ ہم نے اُس کی روشنی کی مدد سے شکست کا سبب دریافت کر لیا ہے۔ اُس کی بابت کوئی شک باقی نہیں رہا دقت صرف یہی ہے کہ خدا کے حضور میں اُن لوگوں کی درخواستیں اور دعائیں نہیں ہوئیں جن کی زندگیاں بائبل پڑھنے اور دعا کے وسیلے روح القدس کی مدد سے پاک ہیں۔ ہمارے درمیان جو آکن تھا وہ پکڑا گیا ہے اور اُس نے اقرار کر لیا ہے۔ پرستش کے برتن توڑ دینے چاہئیں۔ خدا کے فضل سے فتح نصیب ہوئی ہے۔ اور ہم اس حکم پر کاربند رہینگے "خدا کا کلام دعا کیساتھ قبول کرو"۔

کیا ہندوستان بیدار نہیں ہوگا؟ اگر نہیں تو اس لئے نہیں کہ ہم اصل راز سے ناواقف ہیں اے خدا تو اپنی نجات غیر قوموں پر ظاہر کر۔

اسیسی کا سینٹ فرانسس

گزشتہ سے پیوستہ

اور فرانسس اس سے پدرانہ محبت رکھتا اور اُس کی خبر گیری کرتا تھا۔ اور بعض اوقات اُسے اس بات کا خوف ہوتا تھا کہ وہ کہیں مغرور نہ ہو جاوے۔ اس واسطے وہ اسے اکثر ہلکا اور کمتر کام دیتا تھا۔ ایک دفعہ جب فرانسس اور

اُس کے بھائیوں میں چند اور ایک جگہ جمع تھے وہ سب کے سامنے میسیو سے یہ کہہ کر مخاطب ہوا کہ اے مہنت میسیو۔ تیرے ان سب ساتھیوں پر دعا اور گیان دھیان کا فضل ہے۔ لیکن تجھ پر لوگوں کو ان کی ضرورت کے موافق خدا کے کلام کی منادی کرنیکا فضل ہے۔ لہذا اِس واسطے کہ تیرے ان ساتھیوں کو گیان دھیان کا موقعہ ملے میری مرضی ہے کہ تو دربان کا۔ خیرات کا اور باورچی خانے کا کام انجام دے۔ اور جب دوسرے مہنت کھانا کھائیں گے تو دروازے کے باہر کھانا کھا تاکہ تو اُن کو تشفی کرے۔ جو اس جگہ خدا کی نیک باتوں کے ساتھ آتے ہیں۔ یا جو ہمیشہ دروازہ کھٹکھٹاتے رہے۔ اس طرح تیرے سوا اور کسی کو باہر جانے کی ضرورت نہوگی۔ اس پر مہنت میسیو نے اپنی ٹوپی پیچھے ہٹائی اور اپنا سر جھکا کر عاجزی سے اس فرمانبرداری کو قبول کیا۔ اور اس میں بہت دن لگا رہا۔ تب بھائیوں نے فرانسس سے منت کی کہ ہمیں بھی میسیو کے ساتھ اُس کی تمام محنتوں میں حصہ لینے دو۔ پس فرانسس نے میسیو کو بُلایا اور اُس سے کہا مہنت میسیو تیرے ساتھی چاہتے ہیں کہ تیرے ساتھ اِس کام میں حصہ لیں جو میں نے تیرے سپرد کیا ہے۔ اس واسطے میں اِس کام کو اُن میں تقسیم کرنا چاہتا ہوں اور میسیو نے جواب دیا اے باپ جو کچھ تو میرے سپرد کرتا ہے خواہ وہ پورا ہو یا ایک حصہ میں اس کی اتنی قدر کرتا ہوں گویا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ تب فرانسس نے اوروں کی محبت اور میسیو کا حلم دیکھ کر اُن کو ایک نادر وعظ سب سے پاک حلیمی کے بارے میں سنایا اور اُن کو یہ سکھایا کہ جتنی زیادہ خدا کی رحمتوں اور بخششوں کی ہدایت ہم پر ہوتی ہے اُتنا ہی ہمارا حلم زیادہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ بغیر حلم کے کوئی نیکی خدا کے حضور پسندیدہ نہیں۔ اور جب وہ وعظ ختم کر چکا اُس نے بہت بڑے پیار سے اُن کو کام تقسیم کر دیئے۔

ایک دوسرے دن جبکہ سینٹ فرانسس میسیو کے ساتھ سفر کر رہا تھا میسیو ذرا آگے بڑھ گیا اور آگے پہونچکر جہاں تین سڑکیں ملتی تھیں۔ مہنت میسیو نے کہا۔ اے باپ ہمیں کس راستہ پر چلنا چاہئیے سینٹ فرانسس نے جواب دیا اُس پر جو خدا کی مرضی کے مطابق ہوگا۔ میسیو نے کہا کہ ہم کس طرح خدا کی مرضی جان سکیں گے۔ سینٹ فرانسس نے جواب دیا کہ اس نشان سے جو میں تجھے بتلاؤنگا۔ اسواسطے میں تجھے پاک فرمانبرداری کی قسم دے کر حکم دیتا ہوں کہ اس جگہ جہاں تین سڑکیں ملتی ہیں اس جگہ جہاں اب تیرے قدم ہیں۔ تو چاروں طرف اس طرح چکر لگا جیسا بچے لگایا کرتے ہیں۔ اور گھومنے سے نہ رُک جبتک میں تجھے حکم نہ دوں۔ تب مہنت میسیو اپنے آپ کو چکر دینے لگا۔ اور وہ اس قدر گھوما کہ سر میں چکر آنے کے سبب سے جو اس قدر چکر لگانے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ کئی دفعہ زمین پر گر پڑا لیکن اس پر بھی سینٹ فرانسس نے اُسے ٹھہرنے کا حکم نہیں دیا۔ اور وہ اُس کی وفاداری سے فرمانبرداری کرنے کے خیال سے اُٹھتا گیا۔ اور چکر لگانا جاری رکھتا۔ آخرکار جب وہ مردانگی سے چکر لگا رہا تھا۔ فرانسس نے اُس سے پوچھا تیرا چہرہ کس حصّہ کی طرف ہے۔ مہنت میسیو نے جواب دیا سی اینا کی طرف اور فرانسس نے کہا یہی راستہ ہے جس پر خدا چاہتا ہے کہ ہم چلیں۔ اب وے اس راستہ پر جا رہے تھے۔ میسیو کو اس پر تعجب ہوا کہ فرانسس نے مجھ سے دنیادار لوگوں کے سامنے جو راستہ چلتے تھے۔ ایسا کام کروایا جو بچے کیا کرتے ہیں۔ بہر بھی عزت کے خیال سے اُسے جرأت نہ ہوئی کہ مقدس باپ سے کچھ کہے۔ اور وہ اپنے دل میں بہت آزردہ ہو گیا۔ لیکن بعد ازاں جب یہ اُس کا خیال درست ہوا میسیو نے معلوم کیا کہ میں نے خیال میں مقدس باپ کا گناہ کیا ہے۔ اور اُس نے اپنے آپ کو خوب لعن طعن کیا اور سچی توبہ کی۔ اور یہ سب پوشیدہ باتیں جو میسیو کے دل و دماغ میں گزری تھیں۔ فرانسس پر ظاہر ہو گئیں اس واسطے وہ اُس کے پاس آیا اور یہ کہکر اُس سے مخاطب ہوا کہ اُن باتوں کو جو تو اب سوچتا ہے۔ مضبوطی سے پکڑے رکھ۔ کیونکہ وے اچھی اور خدا کی طرف سے ہیں۔ لیکن تیرا پہلے کا بڑبڑانا بے فائدہ اور غرور سے تھا۔ اور تیرے دماغ میں شیطانی روح نے ڈالا تھا۔ تب میسیو کو صاف معلوم ہوا کہ سینٹ فرانسس دل کے بھید جانتا ہے۔ اور وہ درحقیقت سمجھ گیا کہ خدا کی عقل کی روح اُس کے تمام کاموں میں اُس کی رہبری کرتی ہے۔

پہلے میسیو اس حلیم بزرگ کے بے ریا سادے خیال کو صرف دھندلے طور پر سمجھ سکا جس کی پیروی کرنے میں وہ بلا اعتراض فرمانبرداری سے کوشش کرتا تھا۔ گو کہ پورے طور سے نہیں سمجھا تھا تو بھی ایک زندگی کی عجیب طاقت کا احساس ہوا جو اُسے خدا اور یسوع سے محبت رکھنے کے پورے دلی جذبے کے ساتھ دی گئی تھی۔ اور اُس زندگی کے پانے سے اُسے اِس بات کی ہدایت ہوئی کہ اُسی کی قربانی کرے۔



لودیانہ پرسبٹیرین ہوم مشن میں بشارتی مہم

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ ہوم مشن تھانیسر میں مہم کا آغاز جولائی ۱۹۱۶ء میں ہوا۔ اس ماہ مذکور میں خدا نے عجیب طور پر ہم کو کامیاب کیا کہ ۱۳ بپتسمہ ہوئے اور مشنری صاحب کی میم صاحبہ اور مس صاحبہ کی کوشش سے ان نومریدوں کے درمیان ایک وومن سوسائٹی کی شاخ بھی قائم ہو گئی اس گاؤں کا نام سرسا ہے۔ شیطان نے بڑی مخالفت کی اس نے اہالیان دیہہ کو اُبھارا لیکن پسپا ہوا تب انہیں لوگوں نے مناد کے رہنے کے لئے جگہ دی۔ اب مناد اپنے گذارہ کے لائق گھر بنا کر وہاں کام کر رہا ہے۔ ان چند ماہ میں کارندوں کے دو اجلاس ہوئے۔ خدا نے ہر ایک کو اپنی حضوری سے قوت دے کر روحانی جنگ کے لئے تیار کیا اسی اثنا میں ایک گاؤں کی طرف سے پکار آئی اس وقت سب کارندے اس سمت کو روانہ ہوئے۔ اس گاؤں کا نام سنگور ہے۔ اس جگہ تھانہ بھی ہے۔ گاؤں مذکور میں ۵۶ روحیں یسوع مسیح پاس لائی گئیں۔ اس گاؤں کی مستورات میں بھی میم صاحبہ اور مس صاحبہ نے بڑی جد و جہد کی۔ ان کو چار گیت حفظ کروا دیئے۔ جب عبادت ہوئی تو یہ عورتیں مردوں کے ساتھ بیٹھ کر گیت گاتی تھیں۔ عبادت میں چندہ بھی ہوا۔ میم صاحبہ اور مس صاحبہ نے ان میں بھی ایک وومن سوسائٹی کی شاخ کھول دی۔ اس وقت مستورات نے داخلہ و شکر گذاری کا چندہ دیا۔ اس گاؤں میں بھی نمبردار کی طرف سے مخالفت ہوئی لیکن وہ عجیب طور سے تابعدار ہو گیا۔ میم صاحبہ اور مس صاحبہ نے تھانہ کے ہیڈ منشی کے گھر پر ہندو و محمدی مستورات کو انجیل سنائی جن کا شمار دو تین سو تھا۔ اور اُن کی نفرت اور دیانت کے باٹنے سے جاتی رہی۔ اور تھانہ کے کل ملازم بڑے اخلاق سے ہمارے ساتھ پیش آئے۔ اس گاؤں میں ایک نومریدوں میں سے چوہدری مقرر کیا گیا اور مناد کے لئے ایک مکان تیار کیا گیا ہم اپنے منجی کے شکر گذار ہیں کہ جس جگہ وہ فتح کرتا ہے اپنا قلعہ قائم کر دیتا ہے۔ اس مہم میں ہم نے بڑی کامیابی حاصل کی کہ پانچ چوہدری مقرر کئے جو آٹھ دن تک آزاد مناد کا کام کرتے ہیں۔ اور چار مستورات لیڈر بنی ہیں۔ مہم کا ایک ثمرہ یہ ہے کہ ان کے نو مریدوں میں اب کلیسیا قائم ہونے والی ہے کمیٹی اگر اس کلیسیا کو مخصوص کریگی۔ ان مسیحیوں نے ایک کاغذ لکھوایا کہ جو عورت گالی بکے یا بت پرستی کرے اس کو [illegible] روپے ڈنڈ دینا ہوگا۔

اس جماعت میں تین مسیحی ایسے ہیں جو بوقت عبادت انجیل مقدس میں سے ورد پڑھتے ہیں۔ سنتوک ماجرہ ایک عیسائی گاؤں ہے۔ اس میں جب کمیٹی جاتی اس موقعہ مخالفت کی عرضیاں کی بوچھاڑ ہوتی لیکن مہم میں دو لوگ رو کے گئے اور میل ملاپ ان میں ہوا میم صاحبہ اور مس صاحبہ نے مستورات کے درمیان خدمت کی اور جو جو شکایتیں تھیں۔ ان کو رفع دفع کیا۔ اور میل ملاپ کروا دیا۔ غرضیکہ مہم کا نتیجہ اس وقت یہ ہے کہ ۲۰۱ بپتسمہ ہوئے۔ انجیل اور اس کے ٹریکٹ فروخت ہوئے مینڈبلز تقسیم ہوئے اب اپنے سپہ سالار سے منت ہے کہ وہ اس آگ کو بڑھا دے۔ اور جو کام اس نے شروع کیا اُس کو انجام دے اور اپنے خادموں کو قوت بخشے اُسی کی تمجید ابد الآباد ہو۔ آمین

بولو یسوع مسیح کی جے۔

خاکسار۔ خادم ہیلا رام تھانیسر ضلع کرنال۔

رسید چندہ

گرلس بورڈنگ سکول	ے
مسٹر ایس ڈیوڈ	ے
ہیڈماسٹر	ے
سکریٹری	ے
مسٹر ودیا دال	ے
آئی۔ مارگ اینڈ سنز	ے
مشن بک ڈپو	ے
ریورنڈ ڈی پاسٹر	ے
مس۔ ایم۔ وٹ	ے
ریڈنگ روم	ے
مسٹر اے ولیم	ے
پادری سکھ لعل	ے
" نکلسن	ے
" جے۔ بی فرنیک	ے
" ایف۔ جونس	ے
بابو مولا سی رام	ے
مسٹر جے۔ ولیم بی۔ اے	ے
سکریٹری	ے
پادری حاکم سنگھ	ے
بابو دیدار سنگھ	ے
" بھگوانداس	ے
مسٹر العذر	ے
ای۔ ٹی۔ برف اسکوائر	ے
ریڈنگ روم	ے

مس فرفر	ے
پادری نظام الدین	ے
مسٹر ہرنگ چند	ے
" سوہن لعل	ے
مس ایزابل لیمنی	ے
پادری مکانی	ے
مسٹر چندر دنیل	ے
پادری ہیکیکل	ے
مس ایس۔ ایم ویدی	ے
مسٹر بی سی چٹرجی	ے
ادالوں سکول	ے
بابو سندفس	ے
مسٹر ایچ۔ سلومن	ے
پادری وید	ے
" جیکسن	ے
مسٹر ٹی۔ ایم لعزرس	ے
پادری جے۔ ایم۔ حسین	ے
مسٹر ایس۔ ایزک	ے
پادری ایم ار احسن	ے
" جے ایس۔ سی بینرجی	ے
فقیر شاہ	ے
ہیڈ ماسٹر	ے
ڈاکٹر ایس ڈیوڈ	ے
مسٹر سی مہدی	ے
ڈاکٹر پی این دتا	ے
ہیڈ ماسٹر	۸ر
پادری ڈگورسٹ	۶ر
" سی یورپ	۸ر
ریڈنگ روم	ے
ہیڈ ماسٹر	ے

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ ... مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے اور قریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اسکے متعلق وسیع اور عمدہ بورڈنگ ہاؤس نہایت اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے فٹ کے لئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کیلئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طالبعلم بذریعہ خط پتہ ذیل خط وکتابت کریں۔ المشتہر۔

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

ضرورت ۴ء

نیشنل مشنری سوسائٹی کے لئے ضلع منٹگمری کے گاؤں میں پرائمری سکول کے واسطے ایک لائق استاد کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ اسناد کے مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

مسٹر پریم چند۔ این۔ ایم۔ ایس منٹگمری۔

ضرورت ۳ء

ضرورت ہے ایک مسیحی استانی کی۔ دو لڑکیوں اینگلو ورنیکولر پرائمری تعلیم دینے کیواسطے۔ انگریزی بولچال میں مہارت رکھتی ہو۔ دستکاری سے واقف ہو۔ اکیلی ہو۔ دیسی طریق کا کھانا اور مکان مفت۔ تنخواہ ۱۵ماہوار۔ درخواست آوے آر۔ ایم۔ واعظ منٹگمری والہ۔ ضلع لائلپور۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۰ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حسب معمول مطابق انتخاب ... عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ پرائمری کی ... اور ... کی نگرانی کر دی ہے ... چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام ... ہو گیا ہے ... سوا فیس ... ماہوار ... ان سے ... دھوبی اور حجام وغیرہ کا خرچ علاوہ ... سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر ... کرسی ... وغیرہ ... ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں ... سکول ... تیار ہوتے ہیں قیمت ... مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

تحقیق الاسلام ۱۲ء

یہ کتاب اہل القرآن کے مقبولات کی سندات کی بنا پر مسیحیت کی مسیحی عقاید کی صحت و صداقت کی کیطرف ... ہے خصوصاً الوہیت اور ابنیت روح القدس ... قرآنی شہادت کا مجموعہ ہو شایع شدہ حصص

حقیقت الاسلام ۔ قیمت ۲ر

اصل اسلام ۔ قیمت بلا محصولڈاک عہ

الہ الاسلام زیر طبع ہے قیمت بلا محصولڈاک ۸ر

انکے سوا باقی اور ... تحقیق الاسلام میں کمال ... کہ قرآن کی اور حضرت محمد کی جو مسیحیت کے دشمن سمجھے جاتے تھے مسیحیت کی ہر ایک صداقت کے شاہد بنا دیے گئے ہیں اور ایسے شاہد بنا دیے گئے ہیں کہ جن کے کسی منطقی و مولوی کا منہ ... میں کھل نہیں سکتا ہے ہماری اس امر میں صداقت دیکھنی ہو تو تحقیق الاسلام کو خرید کر پڑھو۔ اور اہل اسلام میں تقسیم کر کے دیکھ لو

پادری غلام مسیح پاسٹر کلیسیا لودیانہ

مقیم مشن احاطہ لودیانہ ۔ پنجاب

پادری ای ایم ویری ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام مرزا الٰہی برادرز چھپا۔